یوم عاشوراء کو اہل وعیال پر

کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے سے

متعلق حدیث

(تحقیق وتخریج)

مرتب

خسرو قاسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

نواصب کی شروع سے یہ کوشش رہی ہے کہ وہ اہل بیت اطہار سے متعلق ہر چیز کو dilute کردیں۔ فضائل کی احادیث کو موضوع اور ضعیف قرار دیں یا ان کی ایسی تشریح کریں کہ اس ارشاد کی اہمیت ہی ختم ہو جائے۔

اب روز عاشورہ امام حسین کی شہادت کی اہمیت کو کم کرنے کے لیے اُس کے جھوٹے فضائل گھڑ لئے گئے ہیں، انہیں میں سے ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ جو شخص روزِ عاشورہ اپنے اہل و عیال پر کھانے میں فراخی کرے گا سال بھر اس کے رزق میں برکت رہے گی۔ دراصل نواصب کی یہ کوشش ہے کہ اس دن کو جو آلِ رسول کے چاہنے والوں کے لیے قیامت کا دن ہے، اُسے روز عید میں تبدیل کردیں۔

ماہ محرم کے پہلے جمعہ میں جب ایک مشہور خطیب نے اس حدیث کو جمعہ کے خطبہ میں پڑھا تو میں نے اسی وقت نیت کر لی تھی کہ اس حدیث کی تحقیق و تخریج پیش کروں گا۔ یہ حدیث موضوع و باطل ہے، خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے اِسے گھڑا ہے۔

اللہ پاک میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

طالب شفاعت رسول ﷺ

خسرو قاسم

Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم عاشوراء کو اہل وعیال پر کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے سے متعلق حدیث

(تحقیق وتخریج)

یوم عاشوراء کی فضیلت سے متعلق ایک حدیث ان الفاظ کے ساتھ بعض کتب احادیث میں ملتی ہے:

"من وسع على عياله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته".

''جس نے عاشوراء (ماہ محرم کی دسویں تاریخ) کو اپنے اہل وعیال کے لیے کھانے پینے میں وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے فراخی اور وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث مندرجہ ذیل صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ سے مرفوعاً بیان کی جاتی ہے:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابراہیم بن محمد بن منتشر سے بلاغاً بیان ہوئی ہے۔

حدیث: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

امام طبرانی نے ''معجم الاوسط'' (121/9، حدیث نمبر:9303) میں، امام طبرانی نے ''شعب الایمان'' (377/7) میں اور حکیم ترمذی نے ''نوادرالاصول'' () میں یہ حدیث سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ حکیم ترمذی نے یہ حدیث بغیر کسی سند کے بیان کی ہے۔ اول الذکر دونوں محدثین نے اسے مندرجہ ذیل سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے:

امام طبرانی کی سند:

ثنا هاشم بن مرثد ، نا محمد بن إسماعيل الجعفرى ، ثنا عبد الله بن سلمه الربعي ، عن محمد بن عبد الله بن عبد الرحمن بن أبى صعصعة ، عن أبيه ، عن أبى سعيد الخدرى قال: قال رسول الله (من وسع على أهله فى يوم عاشوراء أوسع الله عليه سنته كلها .

امام طبرانی کہتے ہیں: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث صرف اسی سند سے بیان کی جاتی ہے، اس سند میں ایک راوی ''محمد بن اسماعیل جعفری'' اس روایت کو بیان کرنے میں تنہا ہے۔

محمد بن اسماعیل جعفری کے بارے میں امام ابوحاتم رازی ''الجرح والتعدیل'' (189/7) میں لکھتے ہیں: وہ منکرالحدیث ہے، اس پر لوگ کلام کرتے ہیں،

امام ابن جوزی نے ''الضعفاء'' (42/3) میں، امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' (481/3) میں اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی ''لسان المیزان'' (151/6) میں لکھتے ہیں: اس کو امام ابوحاتم نے منکر الحدیث، اور امام ابونعیم اصبہانی نے متروک کہا ہے۔ ابن حجر نے مزید کہا ہے کہ اس کا ذکر ابن حبان نے ''ثقات'' (88/9) میں کیا ہے اور یہ کہا ہے وہ عجیب وغریب روایات بیان کرتا ہے۔

امام بیہقی کی سند

امام بیہقی کے یہاں اس حدیث کی سند اور متن یہ ہے:

أخبرنا علی بن احمد بن عبدان انا احمد بن عبید الصفار نا ابن ابی الدنیا نا خالد بن خراش نا عبد الله بن نافع حدثنی ایوب بن سلیمان بن مینا عن رجل عن ابی سعید الخدری قال :قال رسول الله من وسع علی أهله یوم عاشوراء وسع الله علیه سائر سنته .

اس سند میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرنیوالا شخص مجہول ہے۔

حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث امام طبرانی نے ''معجم الکبیر'' (10 / 77، حدیث نمبر: 10007) میں، امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' (7/376-377) میں اور خطیب بغدادی نے ''موضح الجمع والتفریق'' (2/307) میں مندرجہ ذیل سند اور متن کے ساتھ روایت کیا ہے:

الهیصم بن الشداخ عن الأعمش عن إبراهیم عن علقمة عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من وسع علی عیاله یوم عاشوراء لم یزل فی سعة سائر سنته.

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ اعمش سے اس حدیث کو روایت کرنے میں ہیصم منفرد ہے۔امام عقیلی ''الضعفاء'' (3/972) میں علی بن مہاجر کے تذکرے میں لکھتے ہیں: علی بن مہاجر عیشی ، ہیصم بن شداخ سے روایت کرتا ہے اور وہ دونوں مجہول ہیں۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور پھر اس حدیث کو مسنداً بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں ہے ہاں وہ چیز ضرور ثابت ہے جو ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مرسلاً بیان کی جاتی ہے۔امام ابن حبان ''المجروحین'' ()

میں لکھتے ہیں: ہیصم بن شداخ، امام شعبہ اور امام اعمش سے منسوب کر کے واہی تباہی روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی روایت کردہ حدیث قابل حجت نہیں ہے۔ مثال میں ابن حبان اعمش سے اس کی یہی روایت پیش کی ہے۔

حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی روایت امام دارقطنی نے کی ہے جیسا کہ ابن جوزی کی ''العلل المتناہیۃ'' (2/62-63 الطبعة الهندية) میں اور ''اطراف الغرائب'' (3/370) میں ہے۔ ابن حجر نے ''لسان المیزان'' (7/375) میں ''یعقوب بن خرہ'' کے ترجمہ کے ضمن میں اس کی سند اس طرح نقل کی ہے۔ ابن حجر لکھتے ہیں: امام دارقطنی ''الافراد'' میں بیان کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن موسى ثنا يعقوب بن خرة الدباغ ثنا سفيان بن عيينة عن الزهرى عن سالم عن أبيه رضى الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وسع على عياله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته.

دارقطنی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور زہری کی حدیث میں سے ہے۔

''اطراف الغرائب'' میں ہے: سالم کی اپنے باپ سے یہ روایت غریب ہے۔ یہ ابراہیم بن محمد بن منتشر کے قول کے طور پر منقول ہے۔

یعقوب بن خرہ دباغ ضعیف ہے۔ ابن حجر ''لسان المیزان'' میں لکھتے ہیں: سفیان بن عیینہ سے یعقوب بن خرہ کی روایت کو امام دارقطنی نے ضعیف بتایا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ یہ ان کا وہم ہے، وہ جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے۔

''المؤتلف والمختلف'' میں لکھتے ہیں: یعقوب بن خرہ اہل فارس کا ایک شیخ ہے جو ازہر بن سعد سمان اور سفیان بن عیینہ سے روایت بیان کرتا ہے لیکن وہ حدیث

کے معاملے میں قوی نہیں ہے۔

حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اس سلسلے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی تخریج امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور ابونعیم نے ''اخبار اصبہان'' (198/1) میں کی ہے۔

امام بیہقی کی سند

امام بیہقی کے یہاں اس حدیث کی سند اور متن یہ ہے:

أخبرنا ابو سعد المالينى انا ابو احمد بن على نا الحسين بن على الأهوازى نا معمر بن سهل نا حجاج بن نصير نا محمد بن ذكوان عن يعلى بن حكيم عن سليمان بن أبى عبد الله عن أبى هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من وسع على عياله وأهله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته.

امام عقیلی فرماتے ہیں: اس سند میں سلیمان بن ابی عبداللہ نام کا راوی مجہول ہے۔

حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' (375/7) میں نقل کی ہے۔

اس حدیث کی سند اور متن مندرجہ ذیل ہے:

أخبرنا على بن احمد بن عبدان ، انا احمد بن عبيد ، نا محمد بن يونس ، نا عبد الله بن ابراهيم الغفارى ، نا عبد الله بن ابى بكر ابن اخى محمد بن المنكدر ، عن جابر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وسع على أهله يوم عاشوراء وسع الله على اهله طول سنته .

امام بیہقی کہتے ہیں کہ یہ سند ضعیف ہے۔

ابراہیم بن محمد بن منتشر کی بلاغی روایت

اس کو ابن معین نے اپنی تاریخ (2223) میں دوری کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے، بیہقی نے اسے ''شعب الایمان'' (379/7) میں نقل کیا ہے اور ابونعیم نے ''اخبار اصبہان'' (163/2، الطبعة الهندية، وطبعة دار الكتب العلمية، 132/2) میں روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند مع متن مندرجہ ذیل ہے:

ثنا العباس، ثنا شاذان، ثنا جعفر الأحمر عن إبراهيم بن محمد بن المنتشر قال كان يقال من وسع على عياله يوم عاشوراء لم يزالوا في سعة من رزقهم سائر سنتهم.

اس روایت کو امام بیہقی نے عباس کی سند سے روایت کیا ہے۔

اس روایت کو ضعیف کہنے والے اہل علم

''مسائل ابن ہانیء للامام احمد'' (137-136/1) میں مذکور ہے کہ میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا: کیا آپ نے ایسی حدیث سنی ہے جس میں آیا ہے کہ جو عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے کھانے پینے میں وسعت کرے گا، اللہ تعالیٰ پورے سال اس کے کھانے پینے میں وسعت رکھے گا؟

انھوں نے جواب دیا: ہاں اس طرح کی حدیث سفیان نے جعفر احمر سے اور انھوں نے ابراہیم بن منتشر سے نقل کی ہے۔

سفیان کہتے ہیں: ہماری رائے میں زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ روایت ''من وسع على عياله في يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته''، اس کی بلاغات میں سے ہے۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے پچاس یا ساٹھ سال سے اس کا تجربہ کیا ہے اور اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے۔ اس کے بعد سفیان کہتے ہیں: ابن عیینہ،

ابن منتشر کی تعریف میں مبالغہ آرائی سے کام لیتے تھے، پھر مجھ سے کہا: اس کی سند میں ضعف ہے۔

انھوں نے" نقد المنقول والمحکم الممیز بین المردود والمقبول "میں لکھا ہے:

"فصل: عاشوراء کی احادیث: ان میں وہ احادیث بھی ہیں جن میں عاشوراء کے دن سرمہ لگانے، زیب وزینت اختیار کرنے، کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے اور اس دن نماز پڑھنے وغیرہ کا ذکر آیا ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک فضیلت صحیح سند سے ثابت نہیں اور نہ اس موضوع کی کوئی حدیث صحیح ہے، نبی ﷺ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ عاشوراء کے روزہ کے متعلق احادیث صحیح ہیں، باقی سب باطل ہیں، ان باطل احادیث میں نمایاں طور پر وہ حدیث ہے جس میں عاشوراء کے دن کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے کا ذکر کیا گیا ہے"۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں۔

ابن تیمیہ "مجموع الفتاوی" (313/25) میں لکھتے ہیں:

حرب کرمانی اپنے "مسائل" میں کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میں اس کو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس سلسلے میں سب سے اعلی وہ اثر ہے جو لوگ ابراہیم بن محمد بن منتشر سے بیان کرتے ہیں ،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ جو شخص عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے میں وسعت اختیار کرے گا ،اللہ سال بھر اسے وسعت میں رکھے گا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ہم نے ساٹھ سال تک اس کا تجربہ کیا ہے تو اسے درست پایا ہے۔ ابراہیم بن محمد کوفہ کا رہنے والا تھا، اس نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس کو کس سے سنا ہے اور نہ یہ بتایا ہے کہ اسے یہ حدیث کس سے پہنچی ہے۔ شاید یہ بات ان اہل بدعت نے کہی ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب سے بغض رکھتے

تھے۔وہ ایک جھوٹ کا سہارا لے کر روافض کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔یہ تو فاسد کا مقابلہ فاسد سے کرنے جیسا ہے۔رہا ابن عیینہ کا قول تو اس میں کوئی دلیل نہیں ہے۔اللہ نے ان پر اپنی روزی کا انعام کیا، اللہ کے اس انعام کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عاشوراء کے دن اہل وعیال پر وسعت اختیار کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔اللہ نے ان مہاجرین اور انصار پر بھی روزی میں وسعت عطا کی تھی جو مخلوق میں سب سے افضل تھے، پھر بھی وہ خاص طور پر عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر اس قسم کی کوئی وسعت اختیار نہیں کرتے تھے''۔

ابن قیم ''المنار المنیف''(89) میں لکھتے ہیں:

ان میں وہ احادیث بھی ہیں جن میں عاشوراء کے دن سرمہ لگانے، زیب وزینت اختیار کرنے، کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے اور اس دن نماز پڑھنے وغیرہ کا ذکر آیا ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک فضیلت صحیح سند سے ثابت نہیں اور نہ اس موضوع کی کوئی حدیث صحیح ہے، نبی ﷺ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔عاشوراء کے روزہ کے متعلق احادیث صحیح ہیں، باقی سب باطل ہیں، ان باطل احادیث میں نمایاں طور پر وہ حدیث ہے جس میں عاشوراء کے دن کھانے پینے میں وسعت اختیار کرنے کا ذکر کیا گیا ہے''۔امام احمد فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں ہے''۔

زیر بحث حدیث کے مراجع اور اہل علم کے اس پر تبصرے ایک نظر میں

(۱) من وسَّعَ علی عیالِهِ یومَ عاشوراءَ وَسَّعَ اللّٰهُ علیهِ سائرَ سَنتِهِ.

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ روایت عقیلی نے ''العلل المتناهیة''(2/553) میں نقل کی ہے۔حدیث کے راوی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔محدث نے اس روایت پر یہ تبصرہ کیا ہے:

غير محفوظ فلا يثبت هذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث مسند

''یہ روایت غیر محفوظ ہے، یہ بات رسول اللہ ﷺ سے کسی صحیح حدیث میں ثابت نہیں ہے''۔

(۲) **مَن وسَّع على عيالِه يومَ عاشوراءَ وَسَّع اللهُ عليه سائرَ سَنَتِه**

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ روایت ابن عدی نے ''الکامل فی الضعفاء'' (6/361) میں نقل کی ہے۔ حدیث کے راوی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ محدث نے اس روایت پر یہ تبصرہ کیا ہے:

بهذا الإسناد لا أعلم يرويه غير علي بن أبي طالب البزاز القرشي

''مجھے نہیں معلوم کہ اس سند سے یہ روایت علی بن ابی طالب بزاز قرشی کے علاوہ کسی دوسرے نے بھی روایت کی ہے''۔

(۳) **من وسَّعَ على عيالِهِ يومَ عاشوراءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عليهِ سائرَ سَنَتِهِ.**

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ روایت دارقطنی نے ''العلل المتناھیۃ'' (2/553) میں نقل کی ہے۔ حدیث کے راوی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ محدث نے اس روایت کو منکر قرار دیا ہے۔

(۴) **منْ وَسَّعَ على عِيَالِهِ يومَ عاشُوراءَ، وسَّعَ اللهُ عليهِ سائِرَ سَنَتِهِ**

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ

پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔ یہ روایت "لسان المیزان" (530/8) میں ہے، عبداللہ بن عمر سے مروی ہے۔ دارقطنی نے اسے زہری کی حدیث سے منکر قرار دیا ہے۔

(۵) من وسَّع علی عیالِہ یومَ عاشوراء وَسَّع اللہُ علیہ فی سائرِ سنتِہ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث امام بیہقی نے "شعب الایمان" (1390/3) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس روایت کو بیان کرنے میں ہیصم منفرد ہے اور اس کے اندر حدیث کے سلسلے میں قوت پائی جاتی ہے۔

(۶) من وسَّع علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ وسَّع اللہُ علیہ سائرَ سنَتِہِ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث محمد ابن الہادی نے "رسالۃ لطیفۃ" (ص:49) میں نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی کوئی سند نہیں ہے یا اس کی اگر سند ہے بھی تو ایسی سند سے ناقدین حدیث حجت نہیں پکڑتے۔

(۷) من وسَّعَ علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ وسَّعَ اللّٰہُ علیہِ سائرَ سنتِہِ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث امام ذہبی نے ابوہریرہ سے "تاریخ الاسلام" (265/9) میں نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں سلیمان بن ابی عبداللہ ہے جو غیر معروف ہے۔

(۹) مَنْ وسَّعَ علی عیالِہِ یومَ عاشوراءَ وسعَ اللہُ علیہِ سائرَ سنتِہِ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ملا علی قاری نے ''الاسرار المرفوعۃ'' (ص:452) میں ابوسعید خدری سے نقل کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

(۱۱) مَن وسَّعَ علی عیالِہِ یومَ عاشوراءَ وسَّعَ اللّٰہُ علیہِ السَّنۃَ کلَّھا
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث زرقانی نے ''مختصر القاصد'' (1092) میں ابن مسعود، ابوسعید، جابر اور ابوہریرہ سے نقل کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے۔

(۱۲) من وسع علی عیالِہِ یومَ عاشوراءَ وسَّع اللہُ علیہ فی سنتِہ کلَّھا
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث محمد جاراللہ صعدی نے ''النوافع العطرۃ'' (410) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(۱۳) من وَسَّعَ علی عیالِہِ یومَ عاشوراءَ وَسَّعَ اللہُ علیہِ سائرَ سَنَتِہ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث علامہ البانی نے ''السلسلۃ الضعیفۃ'' (6824) میں ابوہریرہ، ابوسعید خدری، عبداللہ بن مسعود اور جابر سے نقل کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔

(۱۴) من وسع علی عیالہ یوم عاشوراء أوسع اللہ علیہ سنتہ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،

اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث امام عقیلی نے "الضعفاء الکبیر" (252/3) میں عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلے میں مرسل روایت کے سوا کچھ ثابت نہیں ہے۔

(۱۵) من وسَّعَ علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی"۔

یہ حدیث ابن قیسرانی نے "معرفۃ التذکرۃ" (237) میں نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس روایت کی سند میں ہیصم بن شداخ ہے جو اعمش سے واہی تباہی روایات بیان کرتا ہے، اس سے حجت نہیں لی جاسکتی۔

(۱۶) من وسَّعَ علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ أوسع اللہُ علیہ سائرَ سنتِہ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث امام ذہبی نے "تلخیص العلل المتناھیۃ" (181) میں عبداللہ بن عمر سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ باطل ہے۔اسی جیسی اور احادیث بھی روایت کی گئی ہیں، لیکن وہ بھی صحیح نہیں ہیں۔

(۱۷) من وسَّعَ علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ لم یزل فی سعۃٍ سائرَ سنتِہ

"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث علامہ ہیثمی نے "مجمع الزوائد" (192/3) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں ہیصم بن شداخ نام کا راوی بہت زیادہ ضعیف ہے۔

یہ حدیث ابن جوزی نے "موضوعات ابن الجوزی" (568/2) میں

ابو ہریرہ سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ کوئی عقل مند انسان اس روایت کے موضوع ہونے میں شک نہیں کرسکتا۔

(۲۰) من وسَّع علی عیالِہ فی یومِ عاشوراءَ وسَّع اللہُ علیہ سائرَ السَّنۃِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی ،اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث امام احمد نے ''مسائل احمد روایۃ اسحاق'' (136/1) میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

(۲۲) من وسَّعَ علی عیالِہ فی یومِ عاشوراءَ وسَّعَ اللہُ علیہ فی سائرِ سَنَتِہ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ابن حجر عسقلانی نے ''الامالی المطلقۃ'' (28) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے، اس میں ہیصم بن شداخ نام کا راوی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔

(۲۴) مَنْ وسَّعَ علی عیالِہ فی یومِ عاشوراءَ وسع اللہُ علیہِ السنۃَ کلَّھا

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ملا علی قاری نے ''الاسرار المرفوعۃ'' (345) میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں، یا یہ اصل میں موضوع ہے۔

(۲۵) مَن وَسَّعَ علی عِیَالِہ فی النفقۃِ یومَ عاشوراءَ ، وَسَّعَ اللہُ علیہ سائرَ سَنَتِہ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی

اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث علامہ البانی نے ''تخریج مشکوۃ المصابیح'' (1868) میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف ہے، ابن تیمیہ نے اس پر موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے اور انھوں نے کوئی انوکھی بات نہیں کہی ہے۔

(۲۶) مَن وَسَّعَ علی عِیَالِهِ فی یومِ عاشوراءَ ، وَسَّعَ اللهُ علیه فی سَنَتِهِ کلِّها

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث علامہ البانی نے ''ضعیف الجامع'' (5873) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور اس پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔

(۲۷) من وسَّع علی أهلِهِ یومَ عاشوراءَ وسَّع اللهُ علیه سائرَ سنتِهِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ابن جوزی نے ''موضوعات ابن الجوزی'' (572/2) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور اسے موضوع کہا ہے۔

(۲۸) من وسَّع علی أهلِهِ یومَ عاشوراءَ وسَّع اللهُ علیه سائرَ سُنَّتِهِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ابن تیمیہ نے ''منہاج السنۃ'' (149/8) میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث نبی ﷺ پر ایک جھوٹ ہے۔

(۲۹) أنه من وسَّعَ علی أَهلِهِ یومَ عاشوراءَ وسَّعَ اللّٰهُ علیهِ سائرَ السَّنةِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،

اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ابن تیمیہ نے ''مجموع الفتاوی''(300/25) میں ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور نبی ﷺ پر جھوٹ ہے۔

(۳۰) من وسَّع على أهلِهِ يومَ عاشوراءَ وسَّع اللهُ عليه سائرَ السَّنةِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی ،اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث ابن رجب نے ''لطائف المعارف''(112) میں نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث کئی ایک سندوں سے بیان کی جاتی ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی صحیح نہیں ہے۔حضرت عمر کے قول کے طور پر بھی اس کو نقل کیا گیا ہے لیکن اس سند میں مجہول اور غیر معروف راوی موجود ہے۔

(۳۱) من وسَّعَ على أهلِهِ في يومِ عاشوراءَ وسَّعَ اللّٰهُ عليهِ سنتَهُ كلَّها

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی ، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔یہ حدیث علامہ ہیثمی نے ''مجمع الزوائد''(192/3) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس حدیث کی سند میں محمد بن اسماعیل جعفری ہے جسے ابو حاتم نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(۳۲) من وَسَّعَ على نفسِهِ وأهلِهِ يومَ عاشوراءَ وسَّعَ اللهُ عليهِ سائِرَ سَنَتِهِ .قالَ جابرٌ :جرَّبْناه فوجدْناهُ كذلكَ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی ، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔جابر کہتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا۔

یہ حدیث ابن حجر عسقلانی نے ''لسان المیزان''(338/6) میں جابر بن عبداللہ سے نقل کی ہے اور اس کو سخت منکر کہا ہے۔

(۳۴) من وسَّعَ على أهلِهِ يومَ عاشوراءَ وسَّع اللهُ عليهِ سَنَتَهُ كلَّها
"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،
اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث ابن حجر عسقلانی نے "الأمالي المطلقة" (28) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن سلمہ ربعی ہے جسے ابوزرعہ نے ضعیف کہا ہے، اس میں دوسرا راوی محمد جعفری ہے جسے ابوحاتم نے ضعیف کہا ہے، اس حدیث کے کئی ایک شواہد ہیں۔

(۳۵) مَن وَسَّعَ على نفسِه وأهلِه يومَ عاشوراءَ، وَسَّعَ اللهُ عليه سائِرَ سَنَتِهِ
"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،
اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث علامہ البانی نے "تمام المنۃ" (410) میں جابر بن عبداللہ سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند موضوع ہے۔

(۳۶) إنَّهُ من وسَّعَ علَى أَهْلِهِ يومَ عاشوراءَ وسَّعَ اللَّهُ علَيهِ سائرَ سنتِهِ
"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،
اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث علامہ البانی نے "اصلاح المساجد" (166) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(۳۷) من أوسَع على عيالِه وأهلِه يومَ عاشوراءَ أوسع اللهُ عليه سائرَ سنتِهِ
"جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،
اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث ابن عدی نے "الکامل فی الضعفاء" (416/7) میں ابوہریرہ سے

نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن ذکوان ہے جس کی عام روایات منفرد اور غریب ہیں، لیکن اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی احادیث لکھی جاتی ہیں۔

(۳۹) من کان ذا جِدَةٍ فوسَّعَ علی عیالِہ یومَ عاشوراءَ أوسعَ اللہُ علیہ سَنَتَہ

''جو تنگ دست ہو، پھر بھی عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کرے، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' (312/4) میں عبداللہ بن عمر سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔

(۴۰) من أوسعَ علی عیالِہ وأھلِہ یومَ عاشوراءَ أوسعَ اللہُ علیہِ سائرَ سنتِہ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' (543/3) میں ابو ہریرہ سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں محمد بن ذکوان نام کا راوی ہے۔ اس کے بعد انھوں نے ان حضرات کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اس پر جرح کی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس روایت کی سند میں سلیمان بن ابی عبداللہ نام کا راوی غیر معروف ہے۔

(۴۱) مَن أوسعَ علی عیالِہ وأھلِہ یومَ عاشوراءَ؛ أوسعَ اللہُ علیہِ سائرَ سنتِہ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث علامہ البانی نے ''ضعیف الترغیب'' (617) میں ابو ہریرہ سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

(۴۲) من وسع علی اهله وعیاله یوم عاشوراء أوسع الله علیه سائر سنته
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔
یہ حدیث امام عقیلی نے ''الضعفاء الکبیر'' (65/4) میں ابو ہریرہ سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

(۴۳) مَنْ وسَّعَ علی أهلِهِ یوم عَاشُورَاءَ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی''۔
یہ حدیث عقیلی نے ''لسان المیز ان'' (366/8) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

(۴۴) مَن وسَّع علی أهلِه فی یوم عاشوراءَ أوسَع اللهُ علیه سَنَتَه کلَّها
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔ یہ حدیث امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' (120/9) میں ابوسعید خدری سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث ابوسعید خدری سے صرف اسی سند سے روایت کی جاتی ہے۔ اس سند میں محمد بن جعفری نام کا راوی منفرد ہے۔

(۴۵) مَنْ وسَّعَ علی أهلِهِ یومَ عَاشُورَاءَ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی''۔
یہ حدیث ابن قیسرانی نے ''تذکرۃ الحفاظ'' (362) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں ہیصم بن شداخ نام کا راوی ہے جو اعمش سے واہی تباہی روایات بیان کرتا ہے، اس سے حجت لینا جائز نہیں ہے۔

(۴۶) من وسَّعَ علی أهلِهِ یومَ عاشوراءَ
''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی''۔

یہ حدیث امام ذہبی نے ''میزان الاعتدال'' (326/4) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور لکھا ہے کہ اس کی سند میں ہیصم بن شداخ نام کا راوی ہے جو اعمش سے واہی تباہی روایات بیان کرتا ہے، اس سے حجت لینا جائز نہیں ہے۔

(۴۷) حدیث :من وسَّع علی أهلِه یومَ عاشوراءَ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث امام ذہبی نے ''ترتیب الموضوعات'' (182) میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں ہیصم بن شداخ ساقط الاعتبار ہے۔

(۴۸) من وسَّع علی أهلِه یومَ عاشوراءَ.....

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی، اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث شیخ ابن باز نے ''التحفۃ الکریمۃ'' (ص:94) میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایت کئی ایک سندوں سے نقل کی گئی ہے لیکن کوئی ایک بھی صحیح نہیں ہے۔ سیدنا عمر کے قول کے طور پر بھی اس کو نقل کیا گیا ہے لیکن اس کی سند میں مجہول راوی ہے جو غیر معروف ہے۔

(۴۹) من وسَّع علی أهلِه یومَ عاشوراءَ أوسعَ اللهُ علیه سائرَ السنةِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی ،اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا''۔

یہ حدیث شیخ ابن باز نے ''مجموع فتاوی ابن باز'' (251/26) میں جابر بن عبداللہ سے نقل کی ہے اور اس کو موضوع کہا ہے۔

(۵۰) من وسَّع علی أهلِه فی عاشوراءَ وسَّع اللهُ علیه سائرَ سَنَتِهِ

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال کے لیے وسعت اختیار کی،

اللہ پورے سال اسے وسعت میں رکھے گا"۔

یہ حدیث ابن حبان نے "المجروحین" (446/2) میں عبداللہ بن مسعود سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ہیصم بن شداخ، شعبہ، اعمش سے واہی تباہی روایات بیان کرتا ہے، اس سے حجت لینا جائز نہیں ہے۔

(۵۱) اللہ نے بنی اسرائیل پر عاشوراء کا روزہ فرض کیا تھا لہذا تم بھی روزہ رکھو اور اس دن اپنے اہل وعیال پر کھانے پینے میں وسعت اختیار کرو کیوں کہ یہی وہ دن ہے جس دن اللہ نے آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی۔۔۔۔۔

یہ روایت "ترتیب الموضوعات" (ص:182) میں ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ اللہ اس روایت کو گھڑنے والے کا برا کرے، کس قدر جہالت بھری باتیں کی ہیں۔

اس ساری تحقیق وتخریج سے یہ بات ثابت ہوگی کہ یہ حدیث تمام اہلِ علم کے نزدیک باطل اور موضوع ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔